نیکی، ایک تسلسل کا نام

تحریر:
ڈاکٹر فیض احمد بھٹی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

اسلام شروع ہی سے اپنے متبعین سے اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس کے احکام پر مداومت سے عمل کیا جائے۔ رمضان ہو کہ غیر رمضان نیکی کا ہر عمل مستقل بنیادوں پر ہو۔ جیسا کہ ایک سائل کے جواب میں رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قل امنت بالله ثم استقم) [صحیح مسلم] ترجمہ: ''تم اس بات کا اقرار کرو کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس (ایمان) پر ڈٹ جاؤ''۔ یعنی ایمان قبول کر چکنے کے بعد اس پر استقامت و مداومت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایمان کے ساتھ حسنات میں بھی ہیشگی کی ترغیب دی گئی ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: (أحب الأعمال الی الله أدومها وان قل) [صحیح بخاری] ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال زیادہ اچھے لگتے ہیں، جو پابندی سے کئے جائیں، اگرچہ مقدار میں قلیل ہوں''۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی ﷺ کو بھی اعمال میں مداومت کا حکم فرمایا ﴿واعبد ربک حتی یأتیک الیقین﴾ [الحجر:۹۹] ترجمہ: ''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے''۔

یہ تو ہے شریعتِ اسلامی کا مزاج کہ صالح اعمال کا تسلسل ٹوٹنے نہ پائے۔ انسان ہر نیک عمل اس کثرت اور تواتر سے کرے کہ وہ اس کے مزاج اور طبیعت کا حصہ بن جائے، لیکن ہم مسلمان اس اسلامی اصول کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے۔ مثال کے طور پر رمضان میں تقریباً ہر مسلمان باقاعدگی سے پانچوں وقت کی نماز پڑھتا ہے۔ جوں ہی رمضان ختم ہوتا ہے، توں ہی نماز سے چھٹکارا حاصل کر لیا جاتا ہے۔ رمضان کے بعد مساجد کی وہ رونقیں قصہ پارینہ بن جاتی ہیں۔

رمضان، جس میں مسلمان صبح شام قرآنِ پاک کی تلاوت سے اپنے ایمان کو حلاوت اور دل کو تسکین پہنچاتا ہے۔ رمضان کے گزرتے ہی وہ قرآنِ پاک کو غلاف میں لپیٹ کر طاقِ نسیاں کی نذر کر دیتا ہے۔ پھر اگلے رمضان تک اسے اس مقدس کتاب کو ہاتھ لگانے کی توفیق نہیں ہوتی۔

رمضان، جس میں ہر مسلمان ہر کارِ خیر میں پیش پیش رہتا ہے۔ اپنے صدقہ وخیرات سے غریب مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتا اور ان کی دل جوئی کرتا ہے۔ رمضان کے بعد وہ عام صدقات سے بھی ہاتھ کھینچ

لیتا ہے۔ پھر اسے اپنے تنگ دست مسلمان بھائیوں کی چنداں پروا نہیں ہوتی۔

رمضان، جس میں ہر مسلمان غیبت، دھوکا دہی، دروغ گوئی، سود خوری، ملاوٹ، ناپ تول میں کمی اور لڑائی جھگڑوں کی سی لعنتوں سے حتی الامکان اجتناب برتتا ہے، لیکن رمضان کے بعد وہی مسلمان ان تمام سیئات کو اپنانے میں ذرا دیر نہیں لگاتا، بلکہ رمضان کے جاتے ہی وہ ان تمام قبیح امور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

رمضان، جس میں مسلمان جب کسی مولانا صاحب کی زبان سے یہ الفاظ سنتا ہے کہ "کچھ لوگ، جو پچھلے رمضان میں تھے، آج ہم میں موجود نہیں ہیں" تو اسے آخرت کی فکر دامن گیر ہو جاتی تھی اور خوفِ خدا سے اس کا دل لبریز ہو جاتا تھا، مگر رمضان کے الوداع ہوتے ہی وہ پلک جھپکنے میں اللہ کو فراموش اور آخرت کو یکسر نظر انداز کر کے دنیا کی بھول بھلیوں میں کھو جاتا ہے۔ اس کے رنگ ڈھنگ ہی بدل جاتے ہیں۔ اب اسے اللہ یاد رہتا ہے نہ قبر۔ نیکی کا لباس اتار پھینکتا ہے۔ رمضان میں وہ سراپا خیر تھا، لیکن رمضان کے بعد سراپا شر بن جاتا ہے۔

الغرض رمضان اور غیر رمضان کسی مسلمان کے دو متضاد رویوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اس کی شخصیت کے دو مختلف پہلو نکھر کر سامنے آتے ہیں

افسوس، صد افسوس!!! کسی مسلمان کو یہ طرزِ حیات زیب نہیں دیتا۔ اسے رمضان و غیر رمضان میں نیکی کی تمیز نہیں کرنی چاہیے۔ نیکی کسی مہینے یا سال کی محتاج نہیں۔ نیک اعمال پر استقامت کا مطلب ہی یہ ہے کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ انسان کا اپنے اللہ سے رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔

لہٰذا جس اللہ نے ہمیں دوبارہ رمضان المبارک نصیب فرمایا، صیام و قیام جیسی عظیم المرتبت عبادات ادا کرنے کی سعادت عطا کی، ہم میں باجماعت نماز ادا کرنے کا احساس پیدا فرمایا اور صدقہ و خیرات کرنے کے وسیع مواقع فراہم کئے، رمضان کے بعد بطور شکرانہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ان بے پایاں عنایات کے بدلے میں متذکرہ بالا طاعات و حسنات پر عمل پیرا رہنا اور سیئات سے بدستور بچنا چاہیے۔ صرف اسی طریقے سے ہم رمضان کا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔

درحقیقت رمضان المبارک ایک عملی تربیت کا نمونہ ہے، جو کسی مسلمان کی زندگی کی راہیں متعین کرتا اور اسے نیک خطوط پہ استوار کرتا ہے۔ اس کی نیکی کی خوابیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتا اور نکھارتا ہے۔ اس کے اخلاق کو بہتر بناتا اور خیر کے جذبوں کو مہمیز دیتا ہے۔

الحاصل، اسے ایک اچھا مسلمان بنانے میں ایک معاون کا کردار ادا کرتا ہے۔ جب ایسی بات ہے تو پھر ہمیں بعد از رمضان بھی کسی قسم کی لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اپنی ذمے داریوں کو ویسے ہی ادا کرنا چاہیے، جیسی ہم رمضان میں ادا کرتے تھے۔ ویسے ہی نیک نظر آنا چاہیے۔ جیسے ہم رمضان میں تھے۔ یعنی نیکی اور خیر کا یہ تسلسل بہر صورت برقرار اور جاری وساری رہنا چاہیے۔

ہمارے اسلاف کی زندگی ہمارے سامنے ہے۔ ان کا شیوہ تھا کہ وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے کہ ان کی زندگی کا ہر لمحہ، ان کی حیات کا ہر گوشہ قرآن اور سنت کے سانچے میں ڈھلا ہو۔ ان کے ماہ وسال نیک سے نیک تر بننے کی فکر میں گزرتے۔ ان کی نیکی کا ہر کام مداومت اور ہمیشگی کی بنیاد پر ہوتا۔ نیکی کے اعتبار سے رمضان اور غیر رمضان ان کیلئے یکساں ہوتے۔

ہاں! بحیثیت مسلمان ہمارا ایمان ہے کہ رمضان میں انسان کے اندر خیر کے جذبات بڑھ اور شر کے جذبات سکڑ جاتے ہیں۔ شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ انسان صالح اعمال پر کمر بستہ ہو جاتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے گزرتے ہی نیکی کے یہ جذبات سرد پڑ جائیں اور اعمال صالحہ سے لاتعلقی اختیار کر لی جائے، بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقته ولا تموتن الا وأنتم مسلمون﴾ [آل عمران:۱۰۲] کے مطابق چاہیے کہ رمضان ہو یا غیر رمضان ہمارا ہر لمحہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمان برداری میں گزرے۔ یہاں تک کہ تادمِ مرگ اسی حالتِ حسنہ پر کاربند رہیں۔

باسط گارمنٹس ٹرنک بازار جہلم کا افتتاح

مرکزی انجمن تاجران جہلم کے نائب صدر اور کلاتھ مرچنٹ کے صدر شیخ محمد جاوید (صائمہ کلاتھ سنٹر) کے چھوٹے بھائی شیخ محمد جمیل کے بیٹے شیخ وقاص جمیل نے باسط گارمنٹس کے نام سے مورخہ 22 رمضان المبارک بمطابق 13 ستمبر کو کاروبار شروع کیا۔ جس کا افتتاح رئیس الجامعہ نے درسِ قرآن وحدیث سے کیا۔ افتتاحی تقریب میں مقامی تاجر حضرات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ آخر میں شرکاء کیلئے افطاری کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ دعائے خیر کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی۔

چوہدری یامین جیولرز صرافہ بازار جہلم میں نئی دوکان کا افتتاح

مورخہ 19 اکتوبر بروز سوموار چوہدری محمد ایوب، چوہدری محمد سلیمان اور چوہدری محمد عیسیٰ نے صرافہ بازار جہلم میں اپنی نئی دوکان کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مولانا قطب شاہ نے کاروبار میں امانت ودیانت کے موضوع پر مختصر درس دیا اور دعائے خیر کی۔

أثریہ مارکیٹ جہلم میں اسلامی بک شاپ وکیسٹ ہاؤس کا قیام

(رابطہ نمبر:0300-9723252)

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں بک شاپ کا وسیع تجربہ رکھنے والے جناب قاری انس طاہر نے أثریہ مارکیٹ جہلم میں اسلامی کتابیں، سٹیشنری، سی ڈیز، کیسٹس، عطریات، حجاب، شہد، آب زم زم اور مدینہ منورہ کی ہر قسم کی کھجوریں وغیرہ کا کاروبار شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دوکان کا افتتاح تقریب بخاری کے موقع پر جناب پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ کریں گے۔ ان شاء اللہ